

سوال

اس حدیث (اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر کسی کوراضی نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے مقابلہ میں کسی کی تعریف نہ کرو ، اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دیا اس کی وجہ سے کسی کی مذمت نہ کرو ، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رزق کو کسی لالچی کا لالچ نہیں کھینچ سکتا ، اور نہ ہی کسی ناپسند کرنے والے کی کراہت اسے روک ہی سکتی ہے ، اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف سے روح اور خوشی کورضا اور یقین میں رکھا ہے ، اور غم و پریشانی کوناراضگی میں رکھا ہے) کا درجہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

یہ حدیث طبرانی نے الکبیر (10 / 215) میں روایت کی ہے -

اس کے بارہ میں ہیثمی کا قول ہے کہ :

یہ حدیث طبرانی نے الکبیر میں روایت کی ہے جس کی سند میں خالد بن یزید العمری ہے جو متهم بالكذب ہے - مجمع الزوائد (4 / 71) -

اور ابونعیم نے الحلیۃ (5 / 106) میں ایک دوسرے طریق سے اور بیہقی نے شعب الایمان (1 / 221) میں روایت کیا ہے ، جس میں عطیہ العوفی ہے جو کہ ضعیف ہے اور محمد بن مروان السدی متروک الحدیث ہے -

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ، اور ایک دفعہ یہ کہا ہے کہ یہ کچھ بھی نہیں لیس بشیئ -

اور ابراہم نے اسے کذاب قرار دیا اور السعدی نے ذاہب گیا گذرا کہا ہے ، اور امام نسائی اور ابوحاتم رازی اور ازدی کا کہنا ہے کہ یہ متروک الحدیث ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث نہ لکھی جائیں ، اور ایک جگہ سکتوا عنہ کہا ہے ، اور ابن حبان کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث لکھنا حلال نہیں صرف اعتبار کے لیے اور کسی بھی حال میں اس سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی -

دیکھیں " میزان الاعتدال (6 / 328) اور الضعفاء والمتروکین (3 / 98)



اور ہناد السرى نى " الزهد (304 / 1) اور بيھقى نى شعب الايمان (221 / 1) ميں عبداللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہ
پر موقوف بيان كى ہيے -
واللہ تعالى اعلم .